بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

غزوہ بنو نضیر کے حالات و واقعات کا بیان (آخری قسط)

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28 جون 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد،

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بنو نضیر کے ساتھ جنگ کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیینؐ میں لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنو نضیر کے قلعے کی جانب روانہ ہوئے تو آپؐ نے اپنے پیچھے مدینہ کی آبادی میں عبد اللہ ابن مکتومؓ کو امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا اور خود صحابہؓ کی ایک جماعت کے ساتھ مدینہ سے نکل کر بنو نضیر کی بستی کا محاصرہ کر لیا جو اُس زمانے کے طریق جنگ کے مطابق قلعہ بند ہو گئے۔ اس موقع پر عبد اللہ بن اُبَی بن سُلول اور دوسرے منافقین مدینہ نے بنو نضیر کے رؤسا کو یہ کہلا بھیجا کہ تم مسلمانوں سے ہرگز نہ دبنا، ہم تمہارا ساتھ دیں گے اور تمہاری طرف سے لڑیں گے لیکن جب عملاً جنگ شروع ہوئی تو منافقین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کھلم کھلا میدان میں آنے کی جرأت نہ ہوئی اور نہ بنو قُریظہ کو ہمت پڑی کہ مسلمانوں کے خلاف میدان میں آکر بنو نضیر کی مدد کریں۔

بہرحال بنو نضیر مسلمانوں کے مقابلے پر نہیں نکلے اور قلعہ بند ہو کر بیٹھ گئے۔ چونکہ ان کے قلعے اُس زمانے کے لحاظ سے بہت مضبوط تھے اس لیے اُن کو اطمینان تھا کہ مسلمان ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکیں گے اور تنگ آکر محاصرہ چھوڑ جائیں گے لیکن آپؐ نے محاصرہ جاری رکھا۔ یہ محاصرہ چھ دن اور ایک روایت کے مطابق پندرہ دن تک جاری رہا۔ بیس اور تئیس دنوں کے اقوال بھی مروی ہیں۔

چند دن گزر گئے تو آپؐ نے قلعوں کے باہر کھجوروں کے درختوں میں سے بعض درخت کاٹنے کا حکم دیا۔ یہ لینہ

قسم کی کھجور کے درخت تھے جو عموماً انسانوں کے کھانے کے کام نہیں آتا تھا۔یہود ان درختوں کی آڑ میں قلعوں کی فصیل سے تیر اور پتھر برسا رہے تھے اس لیے آپؐ نے ان درختوں کے کاٹنے کا حکم دیا تا کہ بنو نضیر مرعوب ہو جائیں اور اپنے قلعوں کے دروازے کھول دیں اور اس طرح چند درختوں کے نقصان سے بہت سی انسانی جانوں کا نقصان اور ملک کا فتنہ وفساد رُک جائے۔

معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خاص الہام کے تحت آپؐ نے یہ درخت کاٹنے کا حکم دیا تھا۔ چنانچہ یہ تدبیر کارگر ہوئی اور ابھی صرف چھ درخت ہی کاٹے گئے تھے کہ بنو نضیر نے غالباًیہ خیال کر کے کہ شاید مسلمان ان کے سارے درخت جن میں پھل دار درخت بھی شامل تھے،کاٹ ڈالیں گے آہ و پکار شروع کر دی۔عام حالات میں مسلمانوں کو دشمن کے پھل دار درخت کاٹنے کی اجازت نہیں تھی۔ بہر حال بنو نضیر نے مرعوب ہو کر اس شرط پر قلعے کے دروازے کھول دیے کہ ہمیں یہاں سے اپنا سامان لے کر امن و امان کے ساتھ جانے دیا جائے۔

یہود کی بے بسی اور ان کی خود جلاوطنی کی درخواست کرنے کے بارے میں مزید یوں لکھا ہے کہ مسلمانوں نے اس قبیلے کے درخت جلا کر انہیں مزید گھبراہٹ میں ڈال دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب بھر دیا اور وہ ہتھیار ڈالنے پر آمادہ ہو گئے۔اُن کی جلاوطنی کی درخواست پر آپؐ نے حکم دیا کہ مدینہ سے نکل جاؤ تمہاری جانیں محفوظ رہیں گی۔ تمہارے اونٹ جو سامان اُٹھا سکیں وہ بھی لے جاؤ سوائے اسلحہ کے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام لگانے والوں کو دیکھنا چاہیے کہ آپؐ نے عہد شکنی کے مرتکب، ریاست کے سربراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو متعدد مرتبہ قتل کرنے کی سازشیں اور کوششیں کرنے والے، ہتھیار بند ہو کر بغاوت پر اُترنے والے اور امن کی پیشکش کو تکبرانہ طور پر ٹھکرانے والے ان یہود پر گرفت حاصل کر لی تھی لیکن اس کے باوجود آپؐ کی امن پسندی، صلح جوئی، رحمت و شفقت انسانی کی عجیب شان اور خُلق ظاہر ہوتا ہے کہ آپؐ نے اُن کو یہاں سے امن و سلامتی کے ساتھ چلے جانے کی اجازت دے دی۔ رحمت و عنایات کا عالم یہ تھا کہ یہ بھی اجازت دی کہ سوائے ہتھیاروں اور اسلحے کے جو سامان بھی لے جانا چاہیں لے جائیں۔

آپؐ نے جلاوطنی کی چار شرائط رکھی تھیں۔ **نمبر ایک** بنو نضیر کے یہود مدینہ منورہ کے علاقے سے جہاں چاہیں کُوچ کر جائیں۔ **دوم:** جلاوطنی کے وقت یہود مکمل طور پر بغیر ہتھیار ہوں گے۔ **سوم:** جس قدر سامان وہ اُٹھا کر لے جانا چاہیں لے جاسکتے ہیں۔ **چہارم:** یہود کے مقدور بھر سامان لے جانے کے بعد اُن کے بچ جانے والے منقولہ وغیر منقولہ اموال مسلمانوں کی ملکیت ہوں گے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یہود کی جلاوطنی کے بارے میں لکھا ہے کہ بنو نضیر اپنے ہاتھوں سے اپنے مکانوں کو مسمار کر کے ان کے دروازے اور چوکھٹیں اور لکڑی تک اُکھیڑ کر اپنے ساتھ لے گئے۔ یہ لوگ مدینہ سے اس جشن اور دھوم دھام کے ساتھ گاتے بجاتے ہوئے نکلے کہ جیسے ایک بارات نکلتی ہے۔ البتہ ان کا سامان حرب اور جائیداد غیر منقولہ یعنی باغات وغیرہ مسلمانوں کے ہاتھ آئے اور چونکہ یہ مال بغیر کسی عملی جنگ کے ملا تھا، اس لیے شریعت اسلامی کی رُو سے اس کی تقسیم کا اختیار خالصتاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھا اور آپؐ نے یہ اموال زیادہ تر غریب مہاجرین میں تقسیم فرما دیے جن کے گزارہ جات کا بوجھ ابھی تک اس ابتدائی سلسلہ مواخات کے ماتحت انصار کی جائیدادوں پر تھا اور اس طرح بالواسطہ انصار بھی اس مال غنیمت کے حصہ دار بن گئے۔

جب بنو نضیر محمد بن مَسلمہؓ صحابی کی نگرانی میں مدینہ سے کُوچ کر رہے تھے تو بعض انصار نے ان لوگوں کو ان کے ساتھ جانے سے روکنا چاہا جو درحقیقت انصار کی اولاد سے تھے مگر انصار کی منت ماننے کے نتیجے میں یہودی ہو چکے تھے اور بنو نضیر ان کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتے تھے لیکن چونکہ انصار کا یہ مطالبہ اسلامی حکم **لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ** یعنی دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں ہونا چاہیے کے خلاف تھا اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے خلاف اور یہودیوں کے حق میں فیصلہ کیا اور فرمایا کہ جو شخص بھی یہودی ہے اور جانا چاہتا ہے ہم اُسے روک نہیں سکتے البتہ بنو نضیر میں سے دو آدمی خود اپنی خوشی سے مسلمان ہو کر مدینہ میں ٹھہر گئے۔

ایک روایت آتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے متعلق یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ شام کی طرف چلے جائیں یعنی عرب میں نہ ٹھہریں لیکن باوجود اس کے ان کے بعض سردار مثلاً سلام بن ابی الحُقَیق، کِنانہ

بن ربیع اور حُیی بن اخطب وغیرہ اور ایک حصہ عوام کا بھی حجاز کے شمال میں یہودیوں کی مشہور بستی خیبر میں جا کر مقیم ہو گیا اور خیبر والوں نے ان کی بڑی آؤ بھگت کی۔ یہ لوگ بالآخر مسلمانوں کے خلاف خطرناک فتنہ انگیزی اور اشتعال جنگ کا باعث بنے۔ بنو نضیر سے لڑائی کی نوبت ہی نہیں آئی تھی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کا رعب اور دبدبہ اُن کے دلوں پر طاری کر دیا تھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو اُن کے مال کا وارث بنا دیا۔

انصار کے عجیب قابل رشک محبت اور ایثار کے اظہار کا نمونہ بھی ہمیں یہاں ملتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال تقسیم کرتے وقت حضرت ثابت بن قیس بن شَمّاسؓ سے فرمایا کہ میرے سامنے اپنی قوم کو اکٹھا کرو۔ تمام انصار کو بُلاؤ۔ انہوں نے اوس اور خزرج کو بلا لیا۔ آپؐ نے انصار کے مہاجرین سے حسن سلوک کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو بنو نضیر سے حاصل شدہ مالِ فے تمہارے اور مہاجرین کے درمیان تقسیم کر دیا جائے اس صورت میں مہاجرین تمہارے گھروں پر قابض اور مالوں کے مالک رہیں گے اور اگر تمہاری مرضی ہو تو میں مالِ فے مہاجرین میں تقسیم کر دوں اس صورت میں وہ تمہارے دیے ہوئے گھروں سے نکل جائیں گے۔ اس پر حضرت سعد بن عبادہؓ اور حضرت سعد بن م ُعاذؓ نے عرض کیا کہ ہمارے اموال ان کے پاس رہنے دیجیے اور بنو نضیر کے تمام اموال بھی ہمارے مہاجر بھائیوں میں تقسیم کر دیجیے۔ مہاجرین میں سے صدائیں آنے لگیں کہ اے اللہ کے رسولؐ! ہم اس پر خوش ہیں اور ہم نے تسلیم کیا۔ آپؐ اس ایثار و قربانی کے جذبے کو دیکھ کر انتہائی خوش ہوئے اور فرمایا: اے اللہ! انصار پر اور اُن کی اولادوں پر رحم فرما۔

یہاں غزوہ بنو نضیر کا ذکر ختم ہوا ہے۔ آئندہ انشاء اللہ دوسرے غزوات کا ذکر ہو گا۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے پاکستان کے احمدیوں، پاکستان کی عمومی امن و امان کی حالت، ساری دنیا کے مسلمانوں اور دنیا کی عمومی صورت حال کے لیے دعاؤں کی تحریک فرمائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔